

بسم الله الرحمن الرحيم
 ان الله مع الصابرين

زندہ جاوید

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا
 اور جو شخص صبر نہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا
 اور جو شخص صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا
 اور جو شخص صبر نہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا
 اور جو شخص صبر نہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا
 اور جو شخص صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا
 اور جو شخص صبر نہ کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

مکمل تاریخ مکہ

معنی

حالات صحابہ

2800

من عظمیٰ خواجہ
 حضرت خواجہ معین الدین چشتی
 رحمتہ اللہ علیہ
 بین صوفیوں میں مہمانی کے لئے عمدہ شغل
 قابل اہمیت ہے
 اور جو شخص صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا

کتاب طیبات
 میرزا حسن حضرت عرش اکبر
 سلطان اکبر
 اور جو شخص صبر کرے گا وہ جنت میں جائے گا

مفتی محمد عبدالرشید اعظمی نے اپنے جلیل القلم

پیش کیا اور خواجہ خواجہ

مثنوی مولانا روم متعرجاً اردو عام قلم جو پیش منشا قیمت



2800

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بزار دن بیان بس خالق کو بن مکان کہ جس نے بین اللہ مخلوقیت بنادہ اور جانیہ دل پاک
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا اور تشریف سے سچا یا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلق محمد
نوالہ و صحابہ و سلمہ جمعین کہ بعد پیغمبر عاصی حاجی مشتاق الشیخ علف مولانا محمد حسین صاحب ملو آبادی
عرض پرواز ہے کہ اس حق پر بڑی سخت سیو بھیج حالات مجذوم کے درج کئے ہیں جو صاحب پڑھیں
دعاے خیر سے یاد فرماوین آمین۔

صحیح تیار شہر کلیر کی آبادی کی

خلاصہ یہ ہے کہ راجہ کرناں نے ۱۸۵۳ء مطابق ۱۲۷۰ھ کے جیتی میں کلیر کو آباد کیا اس پہلے اسکا نام
ہردوار گڑھی پھاگ تھا بعد اس میں باشندے آباد تھے وہ بیت پرست تھے اور خدائے وحدہ لا شریک
نام سے محض نا آشنا تھے۔ اس شہر میں ایک عظیم شان بٹخانہ تھا جس میں سونے بانہ کے ایک ہزار

شہر کی آبادی کاؤں کو کسی کی تختی۔ ۵۹۸ مطابق ۵۵۵ھ بمطابق ۱۱۶۰ء میں راجہ بکرم پال اپنے باپ
 بکرم پال کے لکھنے کے بعد تخت پر بیٹا لے کر بجائے کو اور زیادہ زینت دی اور بتوں کی افزائش میں باپ
 بھی زیادہ سرگرمی دکھلائی۔ ۵۹۹ء کے ۱۰۰۰ء کے آگے چل کر پرامکند پر تمام کند روزانہ سات ہزار ہمت اور ایک ہزار
 پچھتر ہمتوں کو لیکر پرستش کیلئے آیا کرتا تھا اور پانچ ہزار سوار و پیادہ برائے محافظت بجائے مقرر تھے
 ۵۹۹ء بمطابق ۱۱۶۰ء میں راجہ ادھو سین نے بجائے کے ہتھم برہمن کو کل چند کو قتل کر کے
 ادھو پیر فریاد کیا اور اپنے پیچھے جوہر اسٹین کو بجائے برہمن مقتول کے ہاتھین کیا اور ہزار گڑی بہا کے
 بجائے کو کٹ ڈالر دیوٹ شہر کا نام رکھا ۵۹۹ء بمطابق ۱۱۶۰ء میں راجہ ساکن و لگو پال
 والی دہلی نے اس شہر کو خوب ٹوٹا کر بجائے کا نسب متوجہ ہوا۔

بایں شہر کلیر کی فتح کی

۵۹۹ء مطابق ۱۱۶۰ء میں راجہ بکرم پال نے راجہ بکرم پال کے
 حضرت کمالی احمد بغدادی اہل بیت و ریم فی حضرت خواجہ خراجگان معین الدین محمد حسن سنوئی ثم الہیری
 قدس سرہ نے بیان کیا کہ آج میں جانب شمال گیا تھا اثنار راہ میں ایک مقام جکا نام کلیر ہے ایک بہت
 بڑا بجائے ہی تمام ہندوستان میں اوس سے بڑا بجائے نہوگا اوس میں سونے پاندی کی بہت بے شمار ہیں
 اور اسی ہزار ناؤں پھونکے جاتے ہیں اور کمانوں کا وہاں نام و نشان نہیں ہے یہ سنکر حضرت خواجہ
 مدوح نے ایک خط سلطان قطب الدین آیکٹ الی دہلی کے نام سید امام الدین اپنے مرید خاص کی معرفت
 بہر اہی نظام الدین محمد ابدال کے روانہ کیا سید امام الدین رحمۃ اللہ علیہ بایں ۱۱۶۰ء کا ذکر بروز یکشنبہ
 وقت نماز فجر کے بادشاہ دہلی کے پاس پھونچے بادشاہ اوسے تعظیم پیش آیا۔ اور پھر خواجہ صاحب کے

خط کو دست بستہ کھڑے ہو کر سنا پڑا قیام الدین عرف زماں امیر صوبہ شمالی کو بلائیے فخر مار کر لیا
 کہ فوراً فوج بھیجا کہ کفار اور بت پرستان شہر کلیر کو داخل کرے اور بجائے تہ جائے مسجد نبی عظیم انسان
 بنوائی جائیں اور تہ جائے کے سونے چاندی کی بتوں کے دھنوں کے واسطے آفتاب بنوئے۔ چاہیں اور نکلوا تمام علاقہ
 شہر کا یکایک ہر دروازہ بکھلا دیا اور سید امام الدین بن سید شہاب الدین بن سید عبدالرزاق بن سید غوث الاعظم
 قدس سرہ جو مرید حضرت خواجہ نظام الدین سلطان الہند کے تھے فوج کے سپہ سالار تھے چلے جاوے
 چنانچہ افواج شاہی نے شہر کلیر میں کچھ نیچکر جہاد شروع کیا جس سے وہ اسلام قبول کیا اور کچھ اس پر پلایا
 جس نے انکار کیا اس کو قتل نہ دیا۔ پانچ روز متواتر ہنگامہ بھل و قتال رہا ہزاروں کفار قتل
 ہوئے اور بہت بہاگ کر پھاڑوں میں جا چھو۔ ایک لاکھ دو ہزار مرید شہادت باسلام ہوئے انکو باطنیاتی پور
 کی اجازت دی گئی۔ اور بجائے تہ جائے کے ایک عظیم شان مسجد بنوائی گئی۔ اسی سنگا بن سید امام الدین
 قدس سرہ شہید ہوئے۔ انکا مزار پختہ بنوایا گیا۔ محروم اک حجتہ اللہ علیہ کے مزار مقدس جو جانب مشرق
 قلعہ کے بلند ٹیلہ پر بہرنگنگ کے دو سر پہ پڑ جو مزار مقدس ہی جو امام غلامی کے نام غلام میں مشہور مزار ہے
 قیام الدین عرف زماں امیر صوبہ شمالی نے عرضداشت تہجائی شہر کلیر کی بالتفصیل سلطان قطب الدین
 والی دہلی کے حضور میں پہنچائی چند علماء کی درخواست کی سلطان بوصوف نے انہیں علماء فضل
 دہلی سے شہر کلیر کو پاس قیام الدین عرف زماں امیر کے روانہ کئے اور فتح یابی شہر کلیر و نیز شہادت حضرت
 سید امام الدین قدس سرہ سے حضرت خواجہ معین الدین محمد حسین بخاری ثم لاجپوری کو اطلاع دی شہر کلیر
 سنہ ۱۲۶۲ھ ایک ہزار گوسوا سوا سوا مطابق سنہ ۱۶۵۱ھ اور سنہ ۱۶۵۱ھ میں فتح ہوا کتاب جواہر فریدی میں جناب
 مولوی علی اصغر صاحب جو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔

حضرت امام بیہم کا منبت حضرت سلطان نور الدین محمد بن گیارہ شاہ غازی چکنو دوسو چھوڑا ہی بریں ہوئے
 کہ کتاب اسے مستند و معتبر مثل تذکرۃ الاولیاء و سیرۃ الاولیاء و گشت اولیاء سیرۃ السالکین و سیرۃ المعارفین
 و سیرۃ السالکین و حواشی السالکین وغیرہ سے تالیف تصنیف کی ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت محدوم علام الدین
 علی احمد صابر علیہ الرحمۃ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر کے جملہ خلفائے میں بزرگ اور اولیاء کاملین میں
 سے تھے اور حضرت بابا فرید سے علاوہ بیعت ہوئے نسبت فرزندگی اور خواہنہ زادگی بھی تھی اور اسکا سلسلہ
 سادات ہوئے اور نسب شریف انکا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔

نسب امام پدیری صابر

حضرت محدوم علام الدین علی احمد صابر بن یحییٰ عبداللہ بن سید فتح الدین سید نور محمد بن سید اشجد بن سید
 عیاض الدین بن سید داؤد بن سید تاج الدین بن سید محمد بن سید فدا الدین بن سید اسماعیل بن امام جعفر
 بن امام محمد باقر بن سید امام زین العابدین بن سید امام حسین بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

نسب امام پدیری حضرت صابر

ایک والدہ ماجدہ کا نام مبارک حضرت آجرہ لقب بی بی زہیدہ خاتون و دختر خواجه سلیمان جمال الدین
 بن شیخ محمد شعیب بن شیخ سلطان احمد بن سلطان محمد یوسف بن شیخ محمد اکبر بن احمد یوسف شاہ
 بن شہاب الدین عرف غریخ شاہ بادشاہ کا بیٹا۔

اور ایک نسب امام پدیری

حضرت علامہ الدین صابر بن حضرت عبدالرحیم عبدالسلام بن حضرت شاہ سیف الدین بن عبدالوہاب
 بن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ الداعی کونسا صحیح نسب امام ہے۔

خال پیدائش جن حضرت صاحبزادہ

کتابچہ انفریدی میں لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید الدین حسود گنج شکر کی والدہ ماجدہ حضرت خاتون خواجہ سلیمان جمال الدین نے اپنی بیٹی باجرہ طہق بنی بی حیدر خاتون کا عقد نکاح شیخ شریف الدین سیاحی سے کیا۔ ۱۰۵۶ھ میں شب پنجشنبہ کو بوقت غشا کے حضرت عبداللہ سے کیا اذن متناذین سے تہنیت گیارہویں ماہ ربیع الاول ۱۰۵۶ھ میں شب پنجشنبہ کو بوقت اخیر تہنیت کے بعد گزرتے ہوئے پانچ نو دن مدت حمل کے حضرت قدوہ سالکین زبدۃ السالکین حضرت مخدوم غلام الدین علی احمد صابر قدس سرہ کتم عدم سے عالم وجود میں جلوہ انور فرمائی۔

کتاب برقی بلالین لکھا ہے کہ جب حضرت مخدوم غلام الدین علی احمد صابر علیہ الرحمۃ کا زمانہ ولادت قریب آیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواب میں اپنی والدہ ماجدہ کو فرمایا کہ بیچو بچہ اس کے شکر میں ہے جب پیدا ہوا اسکا نام علی رکھنا آپکی والدہ ماجدہ کو عالم رویا میں جناب سرور کائنات معجزہ موجودات حبیب خدا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام اس بچہ کو محمد رکھنا جس آپکی پیدائش ہوئی اسکی صبح کو حضرت خواجہ خضر قلندر از وضع میں آئے کہ تشریف لائے اور آپکو آپکی والدہ ماجدہ کی معرفت گہر میں سے سنگہ اکرا آپکی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ اسکا نام غلام الدین رکھنا چاہئے اور پیر نے صابر کہا اور اللہ نے مخدوم کیا اسلئے اچھا نام مخدوم غلام الدین علی احمد صابر ہوا اکثر بابا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ علم ظاہری و باطنی میرا حضرت سلطان نظام الدین بدایونی دہلوی کو پہنچا اور علم سینہ گیر حضرت مخدوم غلام الدین علی احمد صابر کو چھوٹا حضرت پیران پیر قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد عقد نکاح میرے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرہ سے ہے جو شجرہ نبوی سے ہے

غوث الدجل قاتل نے مجا کو بھیجی من حسن رضی اللہ عنہ کے اور ایک جنگو اور ایک علی احمد کو عطا فرمایا اور
 وہ راہِ قریب سے علی احمد تیری فرزند کی ابن فرزند کی پیدائش ہو گئی جن کی شے لڑکے عبد الوہاب
 بنام اور من قرار پائی اور ان کی جانب پشت بہنیں کی اور بتاریخ سترہویں شبان المعظم ۱۲۵۷ھ روز شنبہ
 پنجشنبہ کو عبد الوہاب کو از حضرت مخدوم صاحب پیدائش اور بحرِ چوہ سال اور بتاریخ نور رمضان
 المبارک ۱۲۵۷ھ بروز یکشنبہ نکاح ایک بموجب حکم باطنی کیسا بہتہ مساقہ شام بی بی بنت عثمان بغدادی
 بہشتیہ ہو حضرت شاہ عبد الوہاب تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ گیارہویں ذی قعدہ ۱۲۵۸ھ روز دوشنبہ
 بوقت پہنچ حضرت عبد الرحیم عبد السلام یعنی والد ماجد حضرت مخدوم صاحب پیدائش جب حضرت
 حضرت عبد الرحیم عبد السلام کی اہلارہ سال کی ہوئی تو بتاریخ سترہویں ماہ الحج بروز شنبہ بوقت عصر
 حضرت پانچویں فرزند شاہ عبد الوہاب آہتہ پر عبد الرحیم عرف عبد السلام کو ایک وقت میں
 بیتِ ذوالہمت سے مشرف کیا حضرت عبد الرحیم عبد السلام تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ گیارہویں
 محرم الحرام ۱۲۵۹ھ بروز شنبہ حضرت ابو القاسم کہ گامی عیسیٰ علیہ السلام ابدال مجاہد اپنے ساتھ واسطے
 کار کے موضع کو بٹوال علاقہ پہال پور ضلع ملتان پنجاب میں بطالب بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ
 روانہ ہوئے اور تیسرے روز چھوٹے اور بتاریخ سترہویں جمادی الثانی شنبہ بوقت عثمان کے بابا
 صاحب اپنی ہمشیرہ کا نکاح کیے ساتھ گریا اور نکاح سے پہلے ایک نوٹ تحریر فرمایا کہ
 میرے دماغ جو پشت تک آتا تھا اور بتاریخ گیارہویں بیس اثنی عشر ۱۲۵۹ھ شنبہ جمعہ کو وہ نور مجسم
 منتقل ہو کر بطنِ مادرِ مخدوم صاحب میں پھیرا اور بتاریخ اونیسویں بیس الاول ۱۲۶۰ھ شنبہ جمعہ کو ہجرت
 وقت حضرت مخدوم صاحب قدس سرہ سے ظہورِ اجل فرمایا آپ کی دایہ نے دیکھا کہ آپ کا منہ کعبہ

کب طرحت تھا جو وقت ایک دایہ نماہ بھری تھی آپکو واسطے غسل دینے کے چہرہ اوتھام بدن میں اس کے
 سوزش پیدا ہو گئی پھر وہ بارہ وضو کر کے اور استغفار پڑھا آپکو غسل دیا اور بعد غسل کر کے آپکو کھینچ کر
 عوث پاک پہنائی بعد اگوہ میں لیکر بیٹھ گئی اپنے نائب چہرے نظر کی تو ہنکرو ہو گئے اسے نہ جان نظر
 آنے لگا۔ اپنے سات ماہ میں روز کمال دو وہ تین یا اس کے بعد ایک ال کال یہی طور رہا اور ایک
 روز دودھ پیتے روزہ رکھتے تھے جب سال کے ہونے تو تیسرے روز دودھ نوش فرماتے گئے
 آپسے ہر روز دو چار کمرستین ٹھہور میں اتی تھیں چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے کہ تھانج سالوین بین انانی
 ۵۹۲ھ شبہ کے دن والد ماجد آپ کے مراقبہ میں تھے ایک سانپ گر والد صاحب کے آپ کے آنکھوں میں
 دیکھا کہ ایک سانپ شکل ہیسیب و ٹکرے کیا ہوا پڑا ہے والد صاحب آپکی والدہ ماجدہ کو چکا پادری
 مال کھا والدہ صاحبہ نے آپکی یہ فرمایا کہ میں بھی یہی خواب دیکھ رہی تھی کہ خدو و مچھوٹے کراچ
 کوئی سانپ میرے خالہ ان کو نہ کھاٹے گا ادا کر کھاٹے گا بھی تو ہرگز اثر ٹکرے گا کہیو کہ میں نے سانپ کو
 سہرا کر مار ڈالا ہے اور تمام رفتے زمین کے سانپ مجھے عہد کر گئے ہیں۔ آپسے تیسرے
 برس خود بخود دودھ پینا چھوڑ دیا۔ العرض بعد وفات شریف آپ کے والد ماجد کے آپکی والدہ صاحبہ
 معہ ابوالقاسم گرجا گاہی کے آپکو لیکر پاک ٹپن شریف روانہ ہوئے تھیں پھر شہر انجم اللہ کو پہنچے
 گیارہ روز میں اپنے حقیقی بہائی بابا ابراہیم صاحب کچے شکر کے پاس شہر پاک ٹپن میں بچو غین اور
 صاحب کی کما گئیں اس زمانے کو آپکی غلامی کی واسطے لائی ہوئی بابا صاحب نے فرمایا کہ میں اس صاحبہ
 پہلے ہی مطلع ہو چکا ہوں بعد تین برس ان کو طریقہ تعلیم سے فیضیاب کر دیا۔ اس عرصہ میں آپکی والدہ
 صاحبہ نے بھی قیام فرمایا آپسے ہمیشہ تین یوم روزہ رکھ کر چھتے روز بقدر ضرورت کھایا اور چھتے تین سال میں

بابا صاحب نے اس قدر علم ظاہری و باطنی حاصل کر لیا کہ دو سو چھیالیس سال میں جہاں نہ گزرتا بعد از ان
تاریخ پچیس سال لکھ کر سنہ ۷۰۰ ہجری میں قتل ہوا۔ مغرب مخدوم صاحب کو اپنی ہاتھ پر بیعت تو ہوا
اور اجازت سے مشغول فرمایا بابا صاحب بعد نماز مغرب گھر میں گئے والدہ صاحبہ آپ کی کہنے لگیں کہ
ہاں میرا لڑکا پہو کا نر ہے۔ اگر زندہ رہی تو بعد باہر ہر س کے آکر اسکا بیاہ کر دگی بابا صاحب نے نو
ہاتون پر مسکرائے اور مخدوم صاحب کو بلا کر ارشاد کیا کہ تم فقیر مساکین کو لنگر تقسیم کیا کرو یہ سن کر والدہ
صاحبہ مخدوم صاحبین اور مخدوم صاحب ایک عرصہ تک جھگڑتے رہے صبح کو والدہ صاحبہ مخدوم صاحبہ ابوالقاسم
کے گامی چلی گئیں بابا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۰۰۰ھ زوال کی وقت میرا لڑکا
یعنی الدین آپ کے حجرہ میں چھانکنے لگا اسی وقت استعقرار کیا مر گیا دوسرے لڑکے فریچش نے بعد
ایک سال تاریخ ۱۰۰۰ھ حجرہ کی طرف منہ کر کے ہتھوڑی دور پر پٹیا پ کیا اسی وقت ایک
بچہ ہونے لگا مازا فرادوان بن ہوا تیسرے لڑکے عزیز الدین نے بعد باقیس سال سنہ ۱۰۰۰ھ لنگر خانہ
میں جا کر با وضو ابوالقاسم ہزار کی کو نمائش کی کہ لنگر خانہ خود تقسیم کیا کرونگا تو کیوں کہ کتابے نگر خانہ
ہمارے باکس ہے جب عزیز الدین چلے گئے تو مخدوم صاحب لے آئے اور ہتھوڑی جو صلیب گیا
راستے تقسیم کے ابوالقاسم نے کہا کہ اب ایک حصہ بھی باقی نہیں ہے تب آپ نے فرمایا کہ خود ہی اپنی
رنگیا اپنی زبان مبارک سے یہ کلمہ نکلا ہی تھا کہ فوراً عزیز الدین کہ جسم سے روح پرواز کر گئی گذشتہ ہر
واقعات کی خبر علم ابدال کے مخدوم صاحب کی والدہ ماجدہ کو لکھ ہر ات ماکر کی آپ کی والدہ صاحبہ
اس خبر کے سنتے ہی واسطے معذرت کے تاریخ ۱۹ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۰۰ھ جمعہ کے دن عصر کی وقت
پاک پٹن میں پونچھیں بعد معذرت کے مخدوم صاحب کے بارہویں شکایت کی کہ میں کھ گئی تھی کہیں

صابر کو جھوکا نہ کہنا۔ مگر تم نے ایک لڑکی اوس کو کھانا دیا بابا صاحب نے جواب دیا کہ مجھے تم سے
 سامنے لنگر تقسیم کرینا حکم دیا تھا اس پر مخدوم صاحب نے فرمایا کہ لنگر تقسیم کرینا حکم دیا تھا تاکہ تم
 بعد کچھ عرصہ کے آپکی والدہ صاحبہ نے بابا صاحب کے سواں شادی مخدوم صاحب کے کیا بابا صاحب نے
 ہر چند سبھا یا کہ مخدوم قابل شادی کے نہیں تھے ہر وقت حالتِ جذب میں رہتے تھے مگر والدہ
 آپکی نانا بابا صاحب نے مجبوراً باصرار اپنی ہمیشہ کے اکیس سالہ بڑے کے روز پانچ عشرہ مندرجہ
 نکاح مخدوم صاحب اپنی دختر نیک اختر خدیجہ بیگم عرف شریف بنت بی بی قابون دختر سنان خانہ
 غلامت الدین سے کر دیا شب آپکی والدہ صاحبہ نے اپنے حجرہ میں چراغ روشن کیا اور دہن کو اندر حجرہ کے
 بجیکر آپ دروازہ پر بیٹھ گئیں دہن بالوب کھڑی رہیں جو وقت آپکو مراقبہ سے ذرا فریفت ہوئی تو کہنے لگی
 پھر کر دہن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تو کون سے دہن نے جواب دیا کہ میں آپکی زوجہ غوثی کہنے لگی کہ خدا
 اوس کو زوجہ سے کیا کام ہے معاً اویس وقت متلہ نکلا تمام جسم دہن کا جن کرناک نہ آیا ہو گیا
 والدہ صاحبہ نے چاہا کہ جا کر نہایت گروہن حجرے کی کڑی کھوکھو لکر اندر گئیں تو دیکھا کہ دہن گروہن آپکی
 والدہ صاحبہ نے مخدوم صاحب کی پشت پر دو ہتھ ماری اور کہا کہ میں یہاں کو کیا ہوا ہے وہی پھر
 اویس روز آپکی والدہ بعارضہ بخار میں مبتلا ہو گئیں اور تین روز اور تباہی پھر ۱۲ روز جمعہ
 مندرجہ کے بعد استغفار سے انتقال فرمایا ابو القاسم ہنداری نے آپکو اس بسانہ غم افزا کی خبر کی پس لکر
 آپ اندر حجرہ کے گئے پہرا مسقر صوبے کے دو سال گاہل حجرہ سے باہر نہ نکلے آخر تباریخ، احقرم الحولم
 ۲۳ سالہ کو بابا صاحب آپکے حجرہ میں گئے دیکھا کہ بالکل محو بین تباہ صاحب نے بیات با کلمہ نہاد
 آپکے کان میں کہا جس سے مراقبہ فاسد ہو گیا بتو جہ سے بابا صاحب کے سلام کیا اور آپکی سانبہ

حضرت ابوبکرؓ بعد ازان با صاحب فاضل استقلال طبیعت کے ایک جانب میں بیٹھ کر فاذان
 پڑھتے ہیں پھر فرما کر ٹوٹی اپنی اور ٹان سے رخ پر ہٹا یا ادنیٰ روز سے مجروح صاحب اپنی خدمت میں
 رہنے لگے پھر آپ کو استعراق ہوا بعد ازان ایک محفل ۱۲ ذی الحجہ ۱۵ ہوا تو اس کے روز حضرات اولیاء
 مرتبہ ہی آئی اور ولایت شہر کلیری اور خطاب باطنی سے آپ کو مطلع کیا اور آپ بتایا ۱۵ ذی الحجہ ۱۵
 پیر کے دن کلیر تشریف لگے اور ہم عظم پڑھنا شروع کیا ایک دن ۱۶ محرم کو ظہر کے وقت کلیر میں
 داخل ہوئے اور سہ گھنٹہ آڑی کے مکان پر قیام پذیر ہوئے بعد نماز عصر کے جامع مسجد کلیر میں لوگوں کو
 تلقین کرنے کے حال میں غلغلہ ہوا کیا معتقد ہو گیا رہا اوس سے بلند آواز سے لوگوں سے کہا کہ یہ خطاب
 ہند سے ہیں انکی اطاعت کر کے مقصد دینی و دنیوی حاصل کرو لیکن حاضرین میں سے جو قریب دو ہزار
 آدمی تھے کسی نے بیعت قبول کی آپکی دو تین مرتبہ کی ہدایت کے بعد قاضی تبرک امام جامع مسجد سے
 شکایت کی التماس بتایا ۱۹ ذی الحجہ ۱۵ کو ذموان رئیس کلیر حسب معمول مسجد میں واسطے خارجہ کے آیا
 اور مجروح صاحب سے دریافت کیا اگر آپ اقطاب ہند میں تو بتائے کہ میری بکری جو وعدہ تین ماہوں
 غائب ہو گئی ہے اگر آپ بتا دیتے تو بیشک ہم آپکو اپنا پیشوا مانگے مجروح صاحب نے یہ سن کر فرمایا کہ بکری
 کھانیو لو حاضر ہوں اس کھنے سے ساتھ ہی ساتیس آدمی کلیر سے مجروح صاحب کی خدمت میں حاضر ہو
 ان سے مبارکباد کے فرمایا کہ بکری بکری ان ساتیس کلیری کھاتی ہے وہ لوگ صفات انکار کرنے
 لگے آپ نے فرمایا کہ دیکھو اب پروردگار ہوا ہے وہ در نہ ہوا وہ انھوں نے جب بھی انکار کیا آپ نے
 ذموان سے کہا کہ تم اپنی بکری کا نام لیکر بکارو جب ذموان نے بکری کا نام لیکر بکری کو دی فوراً سب کے
 پیٹ پیٹیں علیہ علیہ آواز آئی کہ میرا اس قدر حصہ ان لوگوں کے پیٹ میں ہے ذموان آپکی کراہت

اور قلیت کا قائل ہوا۔ مگر قاضی تبرک نے کئی لکھ بیجا دوسے دلوں ان لوگوں کے پہنچائے تھے کہنے لگا کہ
 آپ جاؤ وگرنہ میں آپ سے اسے اور کٹاؤں گا جیسے پھر آج سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دینی ہوگی
 شہادہ کو اپنے کل معاملات کی ایک عرض و شہادت دستِ علیم اللہ ابدال کے بابا صاحب کی پختہ بینش کی
 بابا صاحب نے تاریخ کیس ڈی الجور شہادہ کو ایک فتویٰ حدیث و قرآن سے تیار کیا اور مافہرین عالم کو
 جہڑوں سے مزین کر کے دستِ علیم اللہ ابدال منگل کے ذہن قاضی تبرک کو دیا گیا تاہم اپنے ہجو کو پاک کر کے
 پشتِ جواب لکھا کہ امامت ہماری قدیم سے ہے ہم تم کو اپنا امام نہیں بنا سکتے اور وہ فتویٰ چاکر وہ
 دستِ حضرت بن فحوان مخدوم صاحب کے پاس روانہ کیا اپنے اس فتویٰ کی سرورۃ تعلیم کی اور کھانا بھی
 کھنا کہ تو نے میرے مولا کی لکھی کو چاک کیا ہذا میں نے آج تیرا اور تمام اس کلیر کا نام نور مخدوم سے
 کاٹ پایا اور بطور یادداشت لکھ کے اپنے ۲۴ ذیحجہ کو اپنی عرضی اور وہ استفتا پٹا پھر خدمت میں بابا صاحب
 روانہ کیا بابا صاحب نے بھی اس واقع کو بطور یادداشت کے لکھ لیا اور حجرہ میں پہلے گئے اور بعد تیرہ روز کے
 ساتویں محرم شہادہ کو منگل کے ذہن باہر تشریف لائے اور ضبطِ نصیحت آئینہ زہمان کو تحریر کیا ذہن ان
 پہنچانے قاضی کے اسناد کو چاک کر کے لکھ دیا کہ ہجو تمہاری امامت منظر میں حضرت مخدوم صاحب نے
 وہ نامہ چاک کیا ہوا اور ایک عرضی جس کا مضمون مختصر یہ تھا کہ فقہ کو اب تاب ضبط نہیں اب بہت حد
 گزرا ہے۔ آئندہ حضور کو اختیار ہے۔ یہ عرضی لکھ کر دستِ علیم اللہ ابدال کے آٹھویں محرم شہادہ کے
 روز روانہ کی تاکہ کہہ دی کہ ایک پہر سے زیادہ تو فتنہ نہ کرنا جب یہ عرضی پاک ٹپن میں لیکر پہنچے تو بابا
 صاحب نے فرمایا کہ نظم اسی وقت جاؤ قاضی تبرک ذہن میں کلیر کا نسب ہے آؤ علیم اللہ ابدال قبت نام
 نسب نامہ لیکر کھینچے اور اسی روز آٹھویں محرم کو نامہ بابا صاحب لیکر کلیر روانہ ہوا وہ پٹیا کیا اپنے ہجو

چڑا اور بتایا کہ محمد ﷺ حجہ جمعرات کے دن غزنی پڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا تمام زمین کلیہ کی طرف
 لگا رہی تھی جو کی اذان تک ساتھ مرتبہ زلزلہ آیا نماز کے وقت قافلی مہرک نہ ہوا نہ تیرہ ہزار
 آدمیوں کے نماز کو گئے اور اس وقت آپ نماز کو نہ رہیں بلکہ اور ہدایت کی اگر آج بھی ان لوگ
 تو خیر و نہ سب ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس پر بھی کوئی نما نہ لگا پھر مسجد میں بیٹھنے کی بھی جگہ نہ ہی یہاں تک کہ
 آپ سیر ہوئے قریب آگئے اور عظیم اللہ ابدال بھی آپ کی پشت پر کھڑا ہو گیا نماز شروع ہو گئی اور جب
 تمام اہل مسجد رکعت میں گئے تھے مسجد سے فرمایا کہ اب تو بھی رکعت میں آ جا کیا دیر ہے مجھ کو لپکے فرمایا
 خور مسجد اٹھ گئی تمام رومی دب گئے سماہ گلزاری رومی ہوئی آئی کھنے لگی کہ میرا لڑکا بھی نماز کو آیا تھا
 وہ دب گیا اپنے عظیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ نیچے کی سیر ہی پر ہمارا نام بیکر لڑکے کو آواز دو عظیم اللہ ابدال
 ایسا ہی کیا پھر آواز دیتے ہی گلزاری کالٹر کا زندہ نکل آیا۔ خدا کا شکر کیا پھر رومی صاحب نے
 گلزاری اور جو لوگ موجود تھے ان سے کھا کہ اندر بارہ پہر کے بارہ کوس باہر شہر کے چلے جاؤ
 کیونکہ تمام زمین کلیہ کی اہل بائگی پر غمگوارہ نکلے گی اوسکے بعد آپ جاسے قیام پر لے آئے اور ہوا قلعہ کی
 طرف لپک کر نہایت عظیم اللہ ابدال کے روانہ کی اور ہدایت کی واپسی میں میرے سامنے نہ آنا۔ بلکہ نہایت
 پیچھے سے آنا عہدہ بارہ پہر کے بعد آپ پر حالت عبدیت طاری ہوئی بتایا کہ ۱۲ محرم ۱۰۷۵ شہ
 یکشنبہ کو اس جگہ پہرے ہوئے کہ جہاں اب رخت گولڑ ہے اور جہاں آپ کا مزار ابرار کی ہی ایک ٹکڑا
 زمین کا جو ہائے قیام سے گزرتا تھا پرچے جانب مغرب اور شرق و قدم شرق اور الکیں قدم
 جنوب میں ان مقامات کو اپنے آتش تہرانی سے واسطے محفوظ رہنے کے اشارہ کیا اور گولڑ کے
 درخت پر نہایت لگا کر اور بائیں ہاتھ سے ٹہنی درخت گولڑ کو پکڑ لی اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت

طرف آسمان کے کر کے ہٹی اپنی بند کر لی برابر دیکھا کہ آسمان کی طرف سے ایک نورانی ہوا
 آئی اس کے بعد حق تعالیٰ نے عرصہ میں آنکھیں کھولیں جون ہی نگاہ غضب میں پہنچی تو دیکھ کہ پانی ہی
 نکلی اور قطرات زمین کے اور گولہ اور حق کو اس میں گئی تھی چھوڑ کر چاروں طرف سے چرخ کو جلائی ہوئی
 جب بارہ کوں پر پہنچنے لگی اور شعلے آگ کے جانب سماں جانے لگے تھوڑے عرصہ میں تمام
 باشندگان شہر کا یہودی کیا حیوان بلکہ فاک سیاہ ہو گئے ۵۷۵۲ء تک یہ حال رہا مخدوم صاحب
 اس سانحہ کے بعد بارہ برس تک گولہ کی ہٹی پکڑنے پکڑے رہے جب یہ خبر بابا صاحب کو پہنچی
 تو پتہ فرمایا کہ کوئی ایسا ہی کہ جو مخدوم صاحب کے بیٹا ہوں اسی وقت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی نے
 عرض کیا کہ انشاء اللہ فقیر جا کر بیٹا دیکھا شمس الدین مخدوم صاحب کے پاس گئے پشت کے پیچھے آگے
 کھڑے ہو کر قرآن شریف کچھ توالی شروع کی اپنے آنکھیں کھولیں اور کھانکے شمس الدین پتہ جا
 عرض کیا کہ میں کیسے بیٹوں جب تک آپ بیٹے مخدوم صاحب بھی بیٹے گئے فرمایا کہ شمس الدین
 کیا جانتا ہے۔ شیخ نے عرض کیا کہ حضور کی خدمت چاہتا ہوں اپنے فرمایا اچھا ہو۔ مگر جانتے سنے
 کہی نہ آتا۔ اب مختصر حال آپ کے وصال کا لکھتا ہوں جو صحیح واقعہ ہے مروایت ہی کو جس شیخ شمس الدین
 ترک پانی پتی خلیفہ ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہے اور ایک حکم کی تعمیل کرتے رہے اسے عرصہ میں
 شیخ صاحب کبھی تغیر تبدیل موکم کا معلوم ہوا۔ ہر دو موکم ہمارا کا معلوم ہوتا تھا۔ تاہم یہ مختصر
 بدہ کے دن صبح کے وقت آپ شیخ صاحب فرما سہو گئے کہ اسے شیخ خلیفہ امیر جو علامہ الدین غوری
 فتح تہنین ہوا تھا اب حکم خدا تمہاری اونٹنی کے اشارہ سے اس کی سرجے کر گئیں اس تم جاؤ شیخ
 عرض کیا کہ اب حضور سے ایک ملاقات ہوگی مخدوم صاحب کے گدا کہ نہا رہے تھے ہمارا مال ہو گا

بعد وفات کے تھے ملاقات ہوگی۔ شمس الدین نے عرض کیا کہ ذابم کو کس طرح وفات کی خبر ہوگی
 اپنے فرمایا ۱۲ ربیع الاول ۷۹۷ ہجری کے روز میری وفات ہوگی۔ تمہاری اوس روز کرامت
 ظاہر ہوگی علامت اوسکی یہ ہے کہ آندھیری رات ہوگی اور ہوا ایسی تیز چلے گی کہ تمام لشکر کے
 چراغ بجھ جائیں گے۔ مگر تمہارا چراغ ایک نقطہ روشن رہیگا۔ اوسی وقت بادشاہ سنے گا اور
 وہ تیسے دعا پڑھائیگا پس تمہاری قلعہ کی جانب اڑھائی فوراً بڑھ کر جائیگا۔ لڑائی تمہارے نام
 فتح ہوگی اور بعد ازاں قلعہ فتح ہوگا خواجہ شمس الدین بہت روتے کہ انوس پیر مرشد سے ملا
 ہوگی پس خواجہ شمس الدین اوسی روز پیر کنی مدت سے رخصت ہو کر تباہ ۲۹ مذکور ہر وزیر کے
 شہر امیرین داخل ہوئے جاتے ہی فوج شاہی میں ملازم ہو گئے بادشاہ نے ہندوستانی خیموں کی بنائینا
 حکم دیا کہ وہ ایک لازمہ تلاش رسوئے جولاہوں میں کیا اسلئے ضرورت زیادہ ہوئی کہ پہلی سی ہویہ
 سزاب کمزور ہو گئی تھی اوس قوم میں ایک بی بی تھا اوس نے ملازم شاہی سے دریافت کیا کہ جھدر
 ٹکڑیوں پر درکار سے سات چلو میں دوں گا۔ الخضر نے وہ ملازم شاہی اوس بی بی کا ل کیا کہ یہ گیا
 اوس ایک مرد نے گہر میں جا کر ایک بی بی سوت کی (سبوح) یعنی گھڑا میں لادی موندہ پیکر اڑھک دیا
 اور سوت کا سر سپاہی کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ اسکو لیاؤ حسب قدر رسی ٹکڑی درکار میں بناویہ تاگا
 ختم ہوگا۔ بفضلہ خدا یہ اطلاع بادشاہ کو دی گئی اس کیفیت کے معلوم ہوتے ہی بادشاہ پایادہ
 اوس بزرگ کے پاس گئے اور فتح کی درخواست کی اوسنے کہا کہ میں فوج شاہی کا اہل خدمت نہیں
 اس خدمت آپ کی فوج میں موجود ہے تم اوس سے دعا کے خواستگار ہو وہ انکو دعا کریں گے تو فوراً
 قلعہ فتح ہوگا بادشاہ نے کہا کہ میں کونکر اونی شناخت کروں گا۔ مرد بزرگ نے کہا کہ انکی پہچان

یہ ہر ایک رات بڑی کثرت سے بارش ہو گی اور ہوا بھی از حد زور کی چلے گی جس کے خیمے ٹوٹ جائیں گے
 ایک خیمہ ان خدمت کا نگر گیا اور اسی ڈیرہ کا چیلے بھی روشن رہیگا۔ اس وقت تمام اگر تلاش پانی کرنے کے
 وہ اہل خدمت لجاویں گے بادشاہ واپس آئے اور وقت مذکور کے منتظر رہے تھے جن کے میدان جنگ
 ایک یا تھا جس کا پانی کے خرچ میں آتا تھا اوس سال اس قدر جاڑہ تھا کہ پانی برتنوں میں جمع جاتا تھا
 اس قدر پانی ٹہنڈا پانی ہوتا تھا کہ بمشکل تمام وضو کرتے تھے۔ مگر جس جگہ خواجہ شمس الدین دریا میں
 وضو کرتے تھے حکم خدا سے جس جگہ خواجہ وضو کرتے تھے اوس جگہ پانی گرم رہتا تھا۔ ایک دن
 وقت معمول صبح کی وقت بادشاہ سوئے ہے اونٹے اور وضو کے لئے پانی طلب کیا ایک خادم
 باد چکی خانہ میں پانی لینے گیا تمام برتنوں میں تلاش کیا پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔ باد چکی نے سقو
 بلا کر کھا کہ جلد دریا سے پانی وضو کے لئے بادشاہ کے لاؤ قدرت خدا سے ہستی انوی جگہ کا پانی
 لایا جان خواجہ شمس الدین وضو کیا کوئے تھے۔ پانی گرم پایا حیران تھا بولا خدا یا مجھ کو دریا کا پانی
 کیسے گرم ہے۔ الغرض وہ پانی بہر کو مشک لگیا اور مہتمم سے یہ قصہ عجیب بیان کیا مہتمم بھی اسی
 پانی کا ٹوٹا بہر کر شہ کیلئے وضو کوئے گیا۔ اور عرفین کیا کہ مجھ کو سب سے پہلی ہے کہ دریا میں ایک جگہ
 گرم پانی ہے۔ اور یہ پانی میں اسی جگہ سے لایا ہوں بادشاہ بعد ازلے نماز سقہ کو ہمراہ بیکر
 دریا پر تشریف لگے اور حسب نشان ہی سقہ کے دریا میں ایک جگہ پانی گرم پایا جب بادشاہ کو
 یقین کامل ہوا کہ مشک کوئی فوج میں ولی کامل ہے۔ اور یہ گرم پانی اوی کی وجہ سے ہے۔ قصہ
 تاریخ تیرہویں اور گیسٹ الاول ۱۰۷۹ھ کو جب چپ گیا اور شب بخشن ہوئے بقول اوس بزرگ کے
 قول پورا ہوا یعنی بارش شروع ہوئی ہوا زور سے چلی کے خیمہ گر گئے بادشاہ فوراً لشکر میں گئے اور

اس خدمت فوج کو تلاش کیا چنانچہ بکے خیمہ گر گئے تھے۔ حضرت ایک خیمہ خواجہ شمس الدین کا سلام
 پایا اور خیمہ بھی روشن پایا آپ تلاوت قرآن شریف میں مصروف تھے بادشاہ نے جا کر سلام کیا
 اور دعا کے سچے ہوئے اپنے بادشاہ کے حق میں دعا کی وہ دعا خواجہ کی درگاہ روضت میں قبول
 ہوئی صبح کو بادشاہ نے فوج کشی کی بصفہ خدا تلمعہ امیر فتح ہوا۔ اس وقت خواجہ شمس الدین کو
 اپنے پیر یعنی خذوم صاحب قول یاد آیا کہ ضرور انتقال ہو گیا ہوگا اپنے اپنا قرآن شریف بدست
 بخشی فوج کے مبلغ تیار ہوا روپیہ کو ہدیہ کیا اور قیمت مذکور میں سے پندرہ گہ پارچہ اونی سبز رنگ
 اٹھ روپیہ کا اور دو گہ پارچہ سفید اونی ایک روپیہ کا جو دفن کن میں تکیے کافی ضروری تھا خرید
 اور کھڑے باندھ کر کلیہ کو روانہ ہوئے تھوڑی دور گئے ہونگی جو اچانک ایک ٹھوکر لگی کہ زمین پر گر پڑے
 جب اوٹھ کر دیکھا تو ایک پیر میں پایا آپ پیر کے قیام پر پھوپھے تو وہی دیکھا جو پیر نے فرمایا تھا۔ اور
 تھپاک بجان درخت گولہ کے نیچے پایا اور ایک شیر حفاظت کے لئے پاس کھڑا ہے۔ پس شیر
 آپ کو دیکھتے ہی چلا گیا جنگل کو چلا گیا اور خواجہ شمس الدین نے حضرت خذوم کے جسم اٹھ کر غسل دیکر کفن
 پہنا کر جنازہ تیار کیا اور جدا افسوس کہ ایسی بزرگ شیخ کی جنازہ کی نماز میں تنہا پڑھوں۔ ہنوز یہ کلمہ
 افسوس ختم ہوا تھا کہ دور سے ایک صاحب جمال لباس صابری منہ پر نقاب ڈالے گھوڑے پر
 سوار نیزہ ہاتھ میں لئے ہوئے جانب غروب سے نمودار ہوئی فوراً گھوڑے سے اتر کر نماز جنازہ پڑائی
 جب سلام پھیرا تو ہزاروں مقتدی پیچھے کھڑے تھے بعد سب ملکر جنازہ کلیہ میں دفن کیا اور اپنی اپنی
 راہ کو راہی ہوئے پھر وہ امام گھوڑے پر سوار ہو کر ارادہ چلنے کا کیا خواجہ شمس الدین نے نام نشان
 دریافت کیا کچھ جواب نہ دیا بعض لکھتے ہیں کہ خواجہ شمس الدین نے اوٹھ کر نقاب چہرہ سے اٹھایا

[illegible]

عاصمی دعا گو حاجی مشتاق احمد خلیف مولانا محمد حسین بی
مولانا محمد نادر مرقدہ مقبور ہوا و آباد علیہ میر غیب

مسیح پر ایم ہے یا کہ اہل کتاب۔ لست اللہ علی الکافین۔ جن صاحبان کو دولت کا ایسا شوق ہوا
مسیح پر ایم کیا تھا مگر ان سے منظور ہو تو ہم معلوم کریں یہ ہم بہت جلد تبادیلی اول خوب چھی طرح سیر نہ کیے یعنی یہ عمل میں سال
بیکر کر جاتا ہے شاہنشاہ بزرگ کے نوراً حاضر ہونگی جو حال معلوم کرنا چاہو معلوم کر لیں۔ علاوہ اسکے کل بیماروں کا
علاج کرنا اور جو علاج معلوم کر لو جب سکینے والا عامل ہو جاویگا تو ہم مبلغ بجاس روپیہ لینے لیکن اول روپیہ پور طور
اطمینان کر لینے۔ اور ہم ہر قسم کا علاج کرتے ہیں اگر بھلو اپنے مکان پر بلائیگا تو زوارہ دیا ہوگا اور بیانیسی ہی علاج

مرزا ابوالفتح محمد علی صاحب
کتابین سلطان محمد
علاء الدین صاحب قسطنطنیه

ہم کرتے ہیں : فادام اللہ! رعاہل محمد! یوسف علی مراد! ہاؤ محلہ طوبیہ ۔

خبرِ قوالی

ہمہ چیخ و زہی نے شاہ سراپا تیرا
طلعت کفر مٹی نورِ جہان میں پہلا
شکرِ برون نے پڑا دستِ بارک میں
عرش پر جب شبِ معراج سواری پہنچی
منع کیو نکلت چلا جائیگے وہ بالین پر
اپنی اکھوتیں کر لون پہی نہیں کو گردن
کیا ہوا بلند یہ موسیٰ کو اگر بلوایا
تیرے دراج کی غزلوں کو ملی یہ شوکت

بے یکجا تھے بس ہو گیا شیدا تیرا
حق نے ظاہر کیا جب چاند سا چہ تیرا
پڑھ لیا گویا بتوں نے بھی تو کلمہ تیرا
صاف ہے پردہ کیا حق تو ظاہر تیرا
نجات خفت مری چمکیگا ستارہ تیرا
مچھو بجائے اگر کش کف پا تیرا
عرش پر تنجھو بلا یا ہے تیرے تیرا
شعر کرتے ہیں ہر شعر یہ تیرا

مستور کہ

دعوتِ عشق کریں ساری خدا والے
کوئی اشتیاقِ عاشقان نہ ہو بجا تیرا

یہ نورِ خدا طورِ موسیٰ نہیں ہے
لگی عشق کی چوڑی جس دل پہ لہر
صبا حال اور نہ خدا را یہ کہنت
پہر و سا تمہارا ہے حضرت و گرت
ابھی چاہ یوسف کو بھونی زلیخا
بجز عشق حضرت میرین ملین کچھ بھی

ابھی روتے حضرت کو دیکھائیں ہی
وہ دنیا کی الفت پہ مڑتا نہیں ہی
مجھے دوسرے کا سہارا نہیں ہی
میرا ہندین کوئی اپنا نہیں ہی
مہ مصر کو میرے دیکھا نہیں ہی
حسینوں کا اس مین و انہیں ہی



ہاں کو چھوے خدا کی ہدایت

کہ وہ زمین دینا میں اپنا نہیں ہی

۱۔ اہل مذہب میں یہ تو رہنا نہیں ہے

۱۰ یا کوئی خاک کوئے مسجد :

ہوا تک کی ہم التجا کرے چہ نین

صفت اول کی سبب اپنا کر کے میں

حسن پوچھا کہ میں کہاں سے یہ عورت جنت کی چٹ لہاؤں

ہمارے مینوں میں رہا ہے تہا را جو بن گیا ہے

تم پہ کین سو ہے ہو کچھ تو تیرا کو عمری دیکھو
بسیا بوسے مدینہ نگری کھی نہ لپٹا ہے سد بدی اہری
کہ ہر کوڑا ہڈی کے تھک ہی نہوں لیل بن میں ملک ہی امن
ہوس بھی من میں پڑ جائے کہی باسے جو اپنے دوار

کہ بن سکے جو گن گئے کہ تن میں بہت خون بہا میں کلیا
دکھا دو اگر استہزی نہیں یہ ہیبت میں کلیا
نہ کوئی شکی نہ کو ساجی نہ کوئی ساجن کلیا
بنائے کلون کی اپنے چھاڑو بہا روں آگن کلیا

ہو جان چڑا میں آڑی ہے یہ اس متمناؤ کو لگی ہے
 تمہیں جو سہ پہن دیکھ اپنا رنگاے چہ تین کلیاوا

مغزل صوفی علی جان ہیک آزاد

وحدت یار کا جب جوش پہ دریا ہوگا
دل پر داغِ مین جلوه جو عمار ہوگا
عشق مین مکے جو جیسا مین تیرا اولاد ہوگا
علم ہوگا نہ معلوم نہ کتابت نہ کتاب
طلب نہ منزل مقصود مین احسن طلب
قلب اسرارِ فی سے جب ہوگا اکا
ربانی کی صدا ہے وہ فراقِ مین
ذوقِ دل کا ہی تفاضل کا بارانت کہ

مومن در مومن میسر و کاس فیض بود
 مجمع عام من وحدت کا نظارہ ہو گا
 نسبت ہندگی او بٹہنگی تو مولا ہو گا
 کتب عشق عین ہوا سے صحتی لا ہو گا
 راہ من موت جو آجائگی اچھا ہو گا
 فیض اترائے کشادہ میرا ہو گا
 ن ترانی کا سبق آپکو دینا ہو گا
 عقل کہتی ہے نہیں شرح من زخیر ہو گا

جہتی عالم ایجاد ہے دام محبوب
اس سے آزاد وہی ہوگا جو اپنا

[illegible]

علمی خزائن کے روال

گنج شایگان - شاہ ایران و دیگر تمام راجہ بونکی
 نقاد پر موجود ہیں۔ قابل دید قیمت فی جلد ۵۰
 نجات جالبینوس - طب میں لاجواب ہر نسخہ
 تیرہ ہفت ہے - قیمت چھ آنے (۶۰)
 دیوان حضرت شاہ خاموش - سہ سو اٹھ سو
 صحیح حالات قابل دید ہے اعلیٰ قسم کی قلم قیمت ۵۰
 نسخہ کبیر - علم طب میں لاجواب اور اطباء کیلئے
 بنایت کا راز ہے ہر نسخہ آسان ہر بوقت ۱۲
 کنز الامرار - مصنف حکیم شیخ کاو چاند پوری اہل علم
 حکیم کے چھوڑی پہ کتاب ہے ہر نسخہ کبیر کا مکمل دکھائی
 واقعی کتاب قابل دید ہے قیمت صرف ۱۰
 تاریخ جنگ روم و یونان - ترکوں کی بہادری نقشہ
 میدان جنگ نقاد پر جو بہادر ترک نے یونان فتح
 کیا ہر مسلمان صاحبِ قلب کو دیکھنا چاہیے قیمت ۱۰
 راجہ بونکی شہر معروف شہرین ناصر شاعر مستند فی

وریا فی ان نثر شعری مجموعہ حکیم علی الدین ابو الفتح محمد علی
 بخارا پر حال میں سنہری معہ بنام بڑی آٹھ کتاب ہر
 سنکرت علم ادب سنکرت کی پرکھا جاتا ہے مسدود
 اس زبان کی جو قدر کتابیں کہیں میں کہیں ہیں یہ ایک کتاب
 یہ ہی نہایت خوش خط اعلیٰ درجہ کی اور سیکھارت میں بھی ہی
 سوز وصال حسنیس سول - سترہ جلد نشی میں لاجواب ہو
 ہر جہاں کا مجموعہ ہے جسکو ایک دلکش مزہ پرست نے تصنیف
 کیا ہے اور طریقہ عمل و لطیفہ درود و شریف غایت پڑھنے کے
 آسان بنائے ہیں ہر جہاں پر نقد و قیمت بھی اس سے بہتر آفتاب
 کوئی نہیں ہوتی دیکھنے سے آپ خود اتنا زور سکی قیمت ۵۰
 نصیحتہ الشیخ - اس کتاب میں حاضرات شیعہ کو سونے والے
 بن و آؤدان کے لاجواب ہے میں کہ جس شیعہ دم جو دین میں
 علامہ عقاید عبد الوہاب کی یہ - علامہ مال عبد الوہاب کے
 عقاید کا اس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے قیمت جلد ۱۰
 علاوہ اس کے ہر قسم کے رد ہماری دوکان سے طلب کرو
 مولوی امجد علی صاحب

دہ لادہ جات خاندان کے ایک دورہ کے شاعر کا نام ہے کہ وہ سرزمین اوطا کے قیمت ۵۰

خجندہ قلم کی کتاب میں سلطان مسیحی مراد آبادی علی پیر علی صاحب

عظمیٰ حضرت ابوالفضل علی بن ابی طالب (ع) سے ملاقات فرمادی اور فرمایا:

راسکوپ الیٹیمٹ سے اگر مٹی ہو تو راس
 جو ٹکڑا راسکوپ سے پیٹ پیٹ پیٹ پیٹ پیٹ پیٹ
 راسکوپ نقلی بلا جوکل سے، روپیہ
 راسکوپ ٹینسی خوبصورت سے روپیہ
 راسکوپ سلور کا ڈائل سے روپیہ
 ٹاؤنچ، یلو سے بازو مضبوط سے
 یلو سے گہری مضبوط لکھ

چاندان بہ نقشین ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
ایک لالہ ہر نقشین ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
نقشین ہر نقشین ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
گلاس ہر نقشین ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
قرشی ہر نقشین ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
گلاس ہر نقشین ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
تہائی ہر قسم ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
مچاڑ پاپا ایک کافہ و لکھ قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
دستی لکھی ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
پچھی ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
شمعدان ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
خولان ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
بچی کرسی ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
پچی ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
خولان ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
بچی کرسی ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے
پچی ہر قسم ہر قسم اعلیٰ قسم کا دھندلے

ہر طری ہفت روزہ آٹھ دن میں چابی دیتی ہے
 چاندی کے گیس کی ہر طری آٹھ روز کی چابی کے
 چوڑی دار جزو نہایت خوبصورت ہے
 چوڑی دار ہر طری - دستی ہے
 دہشتی سنور کی لہیر چاندی کے، سونے کی
 ناف ہنسک چاندی کی نہایت عمدہ ہے
 علاوہ اسکے ہر قسم کی ہر طریاں موجود ہیں طلب
 کرنے پر روانہ ہو گئی اور مرمت بھی بخیر ہوتی

اور حسب فرمایش تایید و تصدیق است۔

سلطان محمود مراد آباد محلہ پیر غیب : سلطان محمود مراد آباد محلہ پیر غیب

